نبی کریمؐ کی خشیئت اور خوف الٰہی

قرآن شریف نے جس خالق کائنات اور قادر مطلق ہستی کا ہمیں پتہ دیا ہے، وہ بادشاہ بھی ہے، غنی بھی، جبار قہار اور متکبر بھی۔۔۔اسکے سامنے انسان وہ عاجز مخلوق ہے۔ جو ہر لحظہ اس کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ''احسن تقویم'' یعنی بہترین صورت میں اپنی فطرت پر پیدا کیا اور اسکی پیدائش کا مقصد عبودیّت ٹھہرایا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل شامل حال نہ ہو تو انسان فطرت صحیحہ کو چھوڑ کر شیطانی راہوں میں بھٹک جاتا اور اسفل السافلین یعنی ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں گرسکتا ہے۔ یہ وہ خوف ہے جو ایک ذی شعور انسان کو بے چین کر دینے کے لئے کافی ہے۔ خدا کی ذات پر ایمان کے نتیجہ میں یہ خوف زائل ہوتا اور امید ورجاء کا بندھن مضبوط ہوتا ہے اس لئے ایمان وہی قابل تعریف قرار دیا گیا ہے جو خوف ورجاء کے درمیان ہو۔

سب سے بڑھ کر خدا ترس

ہمارے نبی ﷺ اوّل المؤمنین تھے اسلئے سب سے بڑھ کر اپنے مولیٰ کی خشیئت آپ میں تھی جس کی وجہ سے آپ ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے

تھے۔ پہلی وحی جو خدا کی طرف سے آپ پر ایک عظیم روحانی انعام تھا۔ آپ کیلئے یہ بھی مقام خوف تھا اس لئے حضرت خدیجہؓ سے آ کر کہا **لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰی نَفْسِیْ** (بخاری)[1] مجھے تو اتنا ڈر پیدا ہوا ہے کہ اپنی جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔

ایک دفعہ بعض صحابہ دنیا سے بے رغبتی کے اظہار کے طور پر عمر بھر شادی نہ کرنے، ساری ساری رات عبادت کرنے اور ہمیشہ روزہ رکھنے کے عہد کر رہے تھے۔ رسول کریمؐ نے انہیں اس بات سے روکا اور اپنے اسوہ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی نیز فرمایا دیکھو میں نے شادی بھی کی ہے، رات سوتا بھی ہوں، عبادت بھی کرتا ہوں، روزے رکھتا بھی ہوں اور اس میں ناغہ بھی کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کی کیا بات آپ تو اللہ کے رسول ہیں۔ انکا مطلب تھا ہم کمزور اور گناہگار ہیں ہمیں زیادہ نیکیوں کی ضرورت ہے۔ تب آپؐ نے بڑے جلال سے فرمایا کہ **اَتْقَاکُمْ وَاَعْلَمَکُمْ بِاللّٰہِ اَنَا**۔ (بخاری)[2] کہ تم میں سب سے زیادہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والا اور اللہ کی معرفت رکھنے والا میں ہوں۔ گویا نجات کے لے میرے نمونہ کی پیروی تم پر لازم ہے اور یہی امر واقعہ ہے کہ ہمارے نبیؐ سب سے زیادہ خداترس انسان تھے۔

نبی کریمؐ اکثر اپنی دعاؤں میں یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ **یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ**۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمادے اور مضبوط کر دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ

بھی یہ دعا کرتے ہیں حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔(اور ہمیں ہدایت دینے والے) فرمایا ہاں! دل تو رحمان خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے وہ جیسے چاہے اسکو پھیر دے۔(ترمذی) 3

آنحضورؐ کی خدا ترسی کا یہ عالم تھا کہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو کھول کر سنا دیا کہ تمہارے عمل ہی تمہارے کام آئیں گے، میں یا میرے ساتھ تمہارا رشتہ کچھ کام نہیں آئے گا۔(بخاری) 4

آپؐ فرماتے تھے کہ اللہ کی رحمت اور فضل نہ ہو تو میں بھی اپنی بخشش کے بارہ میں قطعیت سے کوئی دعویٰ نہیں کرسکتا۔(بخاری) 5

اللہ تعالیٰ کے غناء سے ہمیشہ آپؐ کو یہ خوف بھی دامنگیر رہتا تھا کہ نیک اعمال خدا کے حضور قبولیت کے لائق بھی ٹھہرتے ہیں یا نہیں؟ جیسا کہ قرآن شریف میں ذکر ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو اپنے رب کی خشیت کے باعث ڈرتے رہتے ہیں اور اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں اور یہ لوگ جب دیتے ہیں جو بھی وہ (خدا کی راہ میں) دیں تو ان کے دل خوف زدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔(المؤمنون : 58تا61)

حضرت عائشہؓ کے دل میں ان آیات کے بارہ میں ایک سوال پیدا ہوا اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے، چوری (وغیرہ گناہ) کرتے اور پھر اللہ سے ڈرتے ہیں۔نبی کریم ﷺ تو قرآن کی عملی

تفسیر تھے۔آپؐ سے بڑھ کر کون اِن آیات کی حقیقت بیان کرسکتا تھا۔آپؐ نے کیا خوب فرمایا ’’ اے صدیق کی بیٹی! یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ،نمازیں پڑھتے اور صدقات دیتے ہیں مگر پھر بھی ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ نیکیاں غیر مقبول ہوکر ردّ ہو جائیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نیکیوں میں سبقت کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔‘‘(ترمذی) 6

خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور پکڑ کا خوف

آنحضورؐ ہمیشہ اس فکر میں رہتے تھے کہ کہیں آپ کا رحیم وکریم خدا آپ سے ناراض نہ ہوجائے۔ایک دفعہ حضورؐ بیمار ہوگئے اور دو یا تین راتیں نماز تہجد کیلئے نہ اُٹھ سکے۔حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے خیال میں آپ کے ساتھی (یعنی جبرائیلؑ) کے نزول میں کچھ تاخیر ہوگئی ہے۔حضور کو بھی طبعاً فکر ہوئی ہوگی۔ چنانچہ سورۃ والضُّحٰی نازل ہوئی جس میں حضورؐ کو تسلی دیتے ہوئے یہ ارشاد ہے مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی کہ تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہیں اور نہ وہ تجھ سے ناراض ہوا۔(بخاری) 7

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریمؐ جب بادل یا آندھی کے آثار دیکھتے تو آپ کا چہرہ متغیر ہوجاتا۔میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول لوگ تو بادل دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی۔مگر میں دیکھتی ہوں کہ آپ بادل دیکھ کر پریشان ہوجاتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ کیا پتہ اس آندھی میں کوئی

ایسا عذاب پوشیدہ ہو جس سے ایک قوم ہلاک ہوگئی تھی اور ایک قوم (عاد) ایسی گزری ہے جس نے عذاب دیکھ کر کہا تھا کہ یہ تو بادل ہے برس کر چھٹ جائے گا۔مگر وہی بادل اُن پر دردناک عذاب بن کر برسا۔(بخاری) 8

قرآن شریف کی جن سورتوں میں عذاب الٰہی کے نتیجہ میں بعض گزشتہ قوموں کی تباہی کا ذکر ہے۔اُن کے مضامین کا حضورؐ کی طبیعت پر بہت گہرا اثر تھا۔ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ کے بالوں میں کچھ سفیدی سی جھلکنے لگی ہے۔آپؐ نے فرمایا ہاں سورۃ ھود،سورۃ الواقعہ،سورۃ المرسلات،سورۃ النبا اور سورۃ التکویر وغیرہ نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔(ترمذی) 9

احکام الٰہی کی بجا آوری

نبی کریمؐ کے تقویٰ کا ایک اظہار اللہ کے احکام کے بجا آوری سے خوب ہوتا تھا جو آپ ایسی مستعدی سے کرتے تھے جسکی مثال نہیں ملتی۔چنانچہ جب سورۃ نصر میں افواج کے اسلام میں داخلہ پر استقبال کی خاطر اللہ کی تسبیح وحمد اور استغفار کا حکم ہوا تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اسکے بعد آپؐ کی کوئی نماز خالی نہ جاتی تھی جس میں آپ یہ کلمات نہ پڑھتے ہوں **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔** اے اللہ تو پاک ہے اے ہمارے رب اپنی حمد کے ساتھ اے اللہ مجھے بخش دے۔(بخاری) 10

رسول کریمؐ احکام الٰہی کی پیروی میں تقویٰ کی انتہائی باریک راہوں کا

خیال رکھتے تھے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا۔حلال اور حرام واضح ہیں اور ان کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ جانتے نہیں۔جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچتا ہے اس نے اپنا دین اور عزت بچالی۔جو اِن شبہات میں پڑ گیا وہ اُس چرواہے کی طرح ہے جو ایک رَکھ (محفوظ چراگاہ) کے اِرد گرد بکریاں چراتا ہے۔اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی بکریاں اس چراگاہ کے اندر چلی جائیں گی۔سنو ہر بادشاہ کی ایک رَکھ ہوتی ہے اور اللہ کی رکھ اس کی زمین میں اُس کی منع کردہ چیزیں ہیں۔پھر سنو جسم میں ایک ایسا عضو ہے کہ اگر وہ درست ہو تو سب جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جائے گا۔اور یاد رکھو یہ دل ہے۔(بخاری) 11

حضرت عقبہؓ بن حارث سے روایت ہے کہ اس نے ابواھاب کی بیٹی سے شادی کی۔ایک عورت نے آ کر کہہ دیا کہ اس نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے۔عقبہؓ نے کہا مجھے تو تم نے دودھ نہیں پلایا اور نہ ہی بتایا ہے۔عقبہؓ حضورؐ کے پاس مکہ سے مدینہ یہ مسئلہ پوچھنے آئے۔حضورؐ نے فرمایا اب جب یہ کہا جا چکا ہے اور شک پڑ چکا ہے۔پھر کیسے تم میاں بیوی رہ سکتے ہو اور حضورؐ نے ان کو جدا کر دیا۔عقبہؓ نے اور شادی کر لی۔(بخاری) 12

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر

حدیبیہ کے لئے نکلا آپؐ اور دیگر صحابہ تو احرام میں تھے مگر میں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ دوران سفر میں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور حملہ کر کے اُسے شکار کر لیا اور حضورؐ کے پاس آ کر عرض کیا کہ حضور! میں احرام سے نہیں تھا اس لئے آپ کی خاطر یہ شکار کر لیا۔ چونکہ محرم کا خود یا اس کی خاطر کسی کا شکار کرنا بھی جائز نہیں۔ حضورؐ نے میرے اس فقرہ کی وجہ سے کہ ''میں نے آپ کی خاطر یہ شکار کیا ہے'' اُس میں سے کچھ کھانا پسند نہ کیا البتہ اپنے صحابہ کو اس گوشت سے کھانے کی اجازت دیدی۔ (ابن ماجہ [13]

اللہ کے نام کی عظمت اور احترام

آنحضرت ﷺ تو خدا کا نام درمیان آجانے سے ڈر جاتے تھے۔ اُمیمہ بنت شراحیل وہ معزز خاتون ہیں جو قبیلہ بنوالجون نے آنحضورؐ سے رشتہ ازدواج قائم کرنے کے لئے آپؐ کی خدمت میں بھجوائی۔ آپؐ کا ارادہ بھی اُن کو اپنے عقد میں شامل کرنے کا تھا۔ (معلوم ہوتا ہے اُس کی ملازمہ جو ساتھ تھی یا کسی نے اس بی بی کو کہہ دیا کہ پہلے دن سے ہی رسول اللہؐ پر رعب جمانا)۔ آنحضرت ﷺ نے ایک باغ میں ان کے لئے خیمہ لگوایا۔ جب ان کے پاس میں تشریف لے گئے تو فرمایا اپنے آپ کو میرے لئے ھبہ کر دو۔ وہ بولی کیا کوئی شہزادی بھی ایک عام شخص کو اپنی ذات ھبہ کرتی ہے۔ حضورؐ نے اُسے مانوس کرنے کے لئے اُس کے سر پر ہاتھ رکھنا چاہا تو اُس نے کہا میں آپؐ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپؐ نے

فرمایا تم نے بہت عظیم الشان ہستی کی پناہ مانگی ہے۔ پھر طلاق دے کر اُسے عقد سے آزاد کر دیا اور مال ومتاع دیکر واپس اُس کے قبیلہ میں بھجوا دیا۔(بخاری) 14

تقویٰ کی باریک راہیں

آنحضرتؐ ہر لحظہ اپنے رب سے ڈرتے رہتے تھے۔ فرماتے تھے کہ بسا اوقات گھر میں بستر پر ایک کھجور پڑی پاتا ہوں۔ اٹھا کر کھانے لگتا ہوں پھر خیال آتا ہے کہ صدقہ کی نہ ہو اور جہاں سے اٹھائی وہیں رکھ دیتا ہوں۔(بخاری) 15

رسول اللہؐ نے اپنی اولاد کی بھی اسی رنگ میں تربیت فرمائی اور ان کے دل میں بھی بچپن سے خوف خدا پیدا کیا۔ ایک دفعہ حضرت امام حسنؓ یا حسینؓ نے گھر میں کھجور کا ڈھیر دیکھا اور صدقہ کی ان کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ نبی کریمؐ نے دیکھ لیا۔ انگلی بچے کے منہ میں ڈالی، کھجور نکال کر باہر پھینک دی اور فرمایا بچے! ہم آل رسول ہیں۔ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔(بخاری) 16

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اسکے بعد خلاف معمول بڑی تیزی سے صحابہ کی صفیں چیرتے ہوئے گھر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد واپس تشریف لائے تو ہاتھ میں سونے کی ایک ڈلی تھی۔ فرمایا کچھ سونا آیا تھا وہ مستحقین میں تقسیم ہوگیا۔ یہ سونے کی ڈلی تقسیم ہونے سے رہ گئی تھی۔ نماز میں مجھے خیال آیا تو اسے میں جلدی سے لے آیا ہوں تاکہ قومی مال میں سے کچھ ہمارے گھر میں نہ رہ

جائے۔طہارت نفس اور خوفِ الٰہی کی یہ کیسی بے نظیر مثال ہے۔ (بخاری) 17

آنحضرتؐ ہر دم اللہ تعالیٰ کے غنا اور عظمت سے خائف رہتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے میں بسا اوقات ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں اور اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔(بخاری) 18

قرآن شریف میں انبیاء علیھم السلام کے قبولیت دعا کے تجارب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انکی ایک مشترک خصوصیت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ ہم سے چاہت اور خوف سے دعا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے اور خشوع اختیار کرنے والے تھے۔(سورۃ الانبیاء:91)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعاؤں میں یہ خصوصیت بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

دعاؤں میں گریہ وبکا

نبی کریمؐ خوف الٰہی سے اکثر گریہ وزاری کرتے دیکھے جاتے۔غزوۂ بدر کے موقع پر جب آپؐ کے تین سو تیرہ نہتے ساتھیوں کا مقابلہ ایک ہزار کے مسلح جنگجو لشکر سے تھا،آپؐ میدان بدر میں اپنے جھونپڑے میں خدا کے حضور سجدہ ریز ہوکر رو رو کر دعائیں کر رہے تھے،حالانکہ اللہ کی طرف سے فتح ونصرت کے وعدے موجود تھے مگر آپ کی نگاہ اپنے مولیٰ کے غنا پر بھی تھی اسلئے سجدہ میں پڑے گریہ و زاری کررہے تھے۔بدن پر لرزہ طاری تھا۔کپکپاھٹ سے کندھوں پر سے چادر

سرک کر گر رہی تھی اور آپ اپنے مولیٰ سے یہ التجا کر رہے تھے۔ اے اللہ! اگر آج اس مختصر سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔ (مسلم) 19

حجتہ الوداع میں میدان عرفات میں آپؐ نے خشوع وخضوع خشیئت اور ابتہال سے بھری ہوئی جو دعا کی، وہ آپ کے خوف وابتہال اور خشیئت کا بہترین شاہکار ہے۔ آپ اپنے مولا کے حضور عرض کرتے ہیں۔

''اے اللہ تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں ہے۔ مَیں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں، تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما اور ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہو کر تیرے پاس (چلا آیا) ہوں مَیں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں (ہاں!) تیرے حضور میں ایک ذلیل گناہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینے کی طرح (ٹھوکروں سے) خوف زدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ! جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے میری دعا قبول کر لینا۔'' (طبرانی) 20

قرآن شریف میں ان مومنوں کی تعریف کی گئی ہے جو اپنی نمازوں میں

خشوع وخضوع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں۔آنحضرت ﷺ کی نماز خشوع کا بہترین نمونہ ہوتی تھی۔ چنانچہ رکوع میں آپ یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے۔

’’میرے اللہ! تیری خاطر مَیں نے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں ۔اور تجھی پر میرا توکّل ہے ۔تو ہی میرا پروردگار ہے۔ میرے کان اور میری آنکھیں، میرا گوشت اور خون، میری ہڈیاں اور میرا دماغ اور میرے اعصاب اس اللہ کی اطاعت میں جُھکے ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔‘‘

گریہ وزاری اور خشوع وخضوع کی یہ کیفیت آپ کی تنہائی کی نمازوں میں خاص طور پر پائی جاتی تھی۔صحابہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ خدا کے حضور اسطرح گڑگڑاتے تھے کہ آپ کے سینے سے اسکی آواز سنی جاسکتی تھی جو ھنڈیا کے ابلنے کی آواز سے مشابہ ہوتی تھی۔(نسائی) 21

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور کو بستر سے غائب پایا تلاش کیا تو مسجد میں تھے۔(اندھیرے میں) میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے کو چھوگیا۔آپ کے پاؤں زمین پر گڑے ہوئے تھے اور سجدے کی حالت میں مولیٰ کے حضور آپ یہ زاری کررہے تھے۔

’’اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں خالص تیری پناہ چاہتا ہوں۔میں

تیری تعریف شمار نہیں کرسکتا بے شک تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف آپ کی ہے۔‘‘ (ابن ماجہ) 22

حضرت مطّرفؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خداؐ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ گریہ وزاری اور بکاء سے یوں ہچکیاں بندھ گئی تھیں گویا چکی چل رہی ہے اور ہنڈیا کے اُبلنے کی آواز کی طرح آپ کے سینہ سے گڑگڑاہٹ سنائی دیتی تھی۔ (ابوداؤد) 23

حضرت عبداللہؓ بن عمر حجتہ الوداع کا یہ خوبصورت منظر بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے حجراسود کی طرف منہ کیا۔ پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ دیئے اور دیر تک روتے رہے۔ پھر اچانک توجہ فرمائی تو حضرت عمر بن الخطابؓ کو (پہلو میں کھڑے) روتے دیکھا اور فرمایا اے عمر! یہ وہ جگہ ہے جہاں (اللہ کی محبت اور خوف سے) آنسو بہائے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ) 24

حضرت عبداللہؓ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کوئی بہت پیاری اور خوبصورت سی بات سنائیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا انکی تو ہر ادا ہی پیاری تھی۔ ایک رات میرے ہاں باری تھی۔ آپؐ تشریف لائے اور میرے ساتھ بستر میں داخل ہوئے۔ آپؐ کا بدن میرے بدن سے چھونے لگا۔ پھر فرمانے لگے اے عائشہؓ! کیا آج کی رات مجھے اپنے رب کی عبادت میں گزارنے کی اجازت دوگی۔ میں نے کہا مجھے تو

آپ کی خواہش عزیز ہے۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپؐ اٹھے، مشکیزہ سے وضو کیا، اور نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے لگے۔ پھر رونے لگے یہاں تک آپؐ کے آنسوؤں سے دامن تر ہو گیا۔ پھر آپؐ نے دائیں پہلو سے ٹیک لگائی۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر کچھ توقف کیا۔ پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپؐ کے آنسوؤں سے زمین بھیگ گئی۔صبح بلالؓ نماز کی اطلاع کرنے آئے تو آپؐ کو روتے پایا اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! آپ بھی روتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے آپؐ کو بخش دیا۔فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

پھر فرمانے لگے میں کیوں نہ روؤں جبکہ آج رات مجھ پر یہ آیات اتری ہیں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ۔آپؐ نے آل عمران کے آخری رکوع کی یہ آیات پڑھیں اور فرمایا ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے یہ آیات پڑھیں اور ان پر غور نہ کیا۔(سیوطی)25

عہد نبویؐ میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا۔رسول اللہؐ نماز کسوف پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ بڑے لمبے رکوع اور سجدے کئے۔آپ اس قدر روتے جاتے تھے کہ ہچکی بندھ گئی۔اس حال میں رو رو کر یہ دعا کر رہے تھے۔

’’میرے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ جب تک میں ان لوگوں میں ہوں تو انہیں عذاب نہ دے گا۔کیا تو نے وعدہ نہیں فرمایا کہ جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے تو ان پر عذاب نازل نہ کرے گا۔پس ہم استغفار کرتے ہیں۔‘‘(تو ہمیں معاف فرما)۔(سیوطی)26

آپؐ اس وقت تک یہ دعا کرتے رہے جب تک سورج گرہن ختم نہ ہو گیا۔

خشیئت کی اس کیفیت کے باوجود رسول کریم ﷺ کی خدا ترسی کا یہ عالم تھا کہ اپنے مولیٰ کے حضور مناجات میں اس کا تقویٰ اور خشیئت مانگا کرتے۔ کبھی کہتے ''اے اللہ میرے نفس کو اپنا خوف اور تقویٰ نصیب کر دے اور اسے پاک کر دے۔ تجھ سے بڑھ کر کون اسے پاک کر سکتا ہے۔ تو ہی اسکا دوست اور آقا ہے۔'' (مسلم) [27]

کبھی یہ دعا کرتے ''اے اللہ اپنی وہ خشیئت ہمیں عطا کر جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔'' (ترمذی) [28]

تلاوت قرآن اور خشیئت الٰہی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے۔ جب ان پر رحمان خدا کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے خدا کے حضور ٹھوڑیوں کے بل سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور اللہ خشوع میں انہیں اور بڑھا دیتا ہے۔ (بنی اسرائیل:110)

دوسری جگہ فرمایا کہ قرآن کا کلام سن کر اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (سورۃ الزمر:24)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بڑھ کر کون اس مضمون کا مصداق ہو سکتا ہے جو سب سے بڑھ کر خدا ترس تھے۔ قرآن پڑھتے اور سنتے ہوئے آپ

کی کیفیت بھی یہی ہوتی تھی۔

کلام الٰہی سن کر آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک روز آپؐ نے فرمایا قرآن سناؤ! جب وہ اس آیت پر پہنچے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا (سورۃ النساء:42) تو آپؐ تاب نہ لا سکے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ نکلی۔ہاتھ کے اشارے سے فرمایا بس کرو۔(بخاری) 29

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہؐ کے ساتھ مجھے ایک رات گزارنے کا موقع ملا۔آپ نے بسم اللہ کی تلاوت شروع کی اور رو پڑے یہاں تک کہ روتے روتے گر گئے۔پھر بیس مرتبہ بسم اللہ پڑھی ہر دفعہ آپ روتے روتے گر پڑتے۔پھر آخر میں مجھے فرمانے لگے وہ شخص بہت ہی نامراد ہے جس پر رحمٰن اور رحیم خدا بھی رحم نہ کرے۔(الوفاء) 30

کندہ قبیلہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے آپؐ سے کوئی نشانِ صداقت طلب کیا۔آپؐ نے قرآن شریف کے اعجازی کلام کو بطور ثبوت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایسا کلام ہے جس پر باطل آگے سے نہ پیچھے سے کبھی بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا۔پھر آپؐ نے سورۃ صافات کی ابتدائی چھ آیات خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ٥ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ٥ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ٥ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ٥ رَبُّ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَابَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِo (الصّٰفّٰت: 1تا6)

یہاں تک تلاوت کر کے حضور رُک گئے کیونکہ آواز بھرا کر گلوگیر ہوگئی تھی۔ آپ ساکت وصامت اور بے حس وحرکت بیٹھے تھے۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے جو ٹپ ٹپ داڑھی پر گر رہے تھے کندہ کے لوگ یہ عجیب ماجرا دیکھ کر حیران تھے کہنے لگے کیا آپ اپنے بھیجنے والے کے خوف سے روتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اسی کا خوف مجھے رُلاتا ہے جس نے مجھے صراطِ مستقیم پر مبعوث فرمایا ہے۔ تلوار کی دھار کی طرح سیدھا مجھے اُس راہ پر چلنا ہے اگر ذرا بھی میں نے اس سے انحراف کیا تو ہلاک ہو جاؤں گا۔ (الحلبیہ) 31

کبھی آپؐ روتے روتے خدا کے حضور عرض کرتے۔ ''اے اللہ مجھے آنسو بہانے والی آنکھیں عطا کر جو تیری خشیت میں آنسوؤں کے بہنے سے دل کو ٹھنڈا کر دیں، پہلے اس سے کہ آنسو خون اور پتھر انگارے بن جائیں۔'' (طبرانی) 32

قصہ مختصر اس فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی یہی دلدوز چیخ وپکار اور دعائیں ہی تو تھیں جنہوں نے عرش الٰہی کو ہلا کر رکھ دیا اور یک دفعہ سرزمین عرب میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہوا کہ پہلے اس سے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا۔

حوالہ جات

1 بخاری باب کیف کان بدء الوحی

2 بخاری کتاب الایمان باب قول النبیؐ انا اعلمکم باللہ 19

3 ترمذی کتاب القدر باب ماجاء ان القلوب بین اصبع الرحمان 2006

4 بخاری کتاب الوصایا باب ھل یدخل النساء والولدفی الاقارب 2548

5 بخاری کتاب المرضی باب تمنی المریض الموت 5241

6 ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ المؤمنون 3099

7 بخاری کتاب التفسیر سورۃ والضحیٰ

8 بخاری کتاب التفسیر سورۃ الاحقاف باب قولہ فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتھم

9 ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب من سورۃ الوقعہ 3219

10 بخاری کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع 752

11 بخاری کتاب الایمان باب فضل من الستبرأ لدنیہ

12 بخاری کتاب العلم باب الرحلۃ فی المسٔلۃ النازلہ

13 ابن ماجہ کتاب المناسک باب الرخصۃ فی ذلک الم یصد 3084

14 بخاری کتاب الطلاق باب من طلق وھل یواجہ الرجل امرا تہ بالطلاق 4853

15 بخاری کتاب اللقطۃ باب اذا وجدتمرۃ فی الطریق 2252

16 بخاری کتاب الزکاۃ باب اخذ الصدقۃ التمر 1390

17 بخاری کتاب الزکوۃ باب من احب تعجیل الصدقۃ 1340

18 بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبیؐ فی الیوم واللیلۃ 5832

19 مسلم کتاب الجهاد باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر3309

20 المعجم الکبیرلطبرانی جلد11ص174بیروت

21 نسائی کتاب السهو باب البکاء فی الصلوة

22 ابن ماجه کتاب اقامة الصلوة باب ماجاء فی القنوت1169

23 بو داؤد کتاب الصلوة باب البکاء فی الصلوة:157

24 ابن ماجه کتاب المناسک باب استلام الحجر2945

25 الدرالمنثورللسیوطی جلد6:27جز 4ص409دارالفکر بیروت

26 الدرالمنثورللسیوطی ج9ص59دارالفکر بیروت

27 مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ماعمل4899

28 ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح:34241

29 بخاری کتاب فضائل القرآن باب قول المقرئ للقاری حسبک4662

30 الوفاباحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص549بیروت

31 السیرة الحلبیه جلد3ص227بیروت

32 کتاب الدعاء جلد3ص1480از علامه طبرانی مطبوعه بیروت